مولانا زبیر احمد صدیقی
(ناظم وفاق المدارس العربیہ جنوبی پنجاب)

تحفظ خواتین بل کا شرعی اور معاشرتی جائزہ

حمد وثناء رب لم یزل کے واسطے جس نے کائنات وعالم کو بنایا، درود وسلام سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جنھوں نے کائنات وعالم کو سنوارا۔ امابعد!

بلاشبہ اسلام دینِ فطرت اور معاشرتی مذہب ہے۔ اسلام نے معاشرہ کے ضعیف، مجبور، ناتواں اور بے بس طبقات کے حقوق کو دوٹوک اور اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ خواتین کے سلسلہ میں اسلام کی تعلیمات اور ہدایات تمام طبقات کے حقوق سے زیادہ اور تاکیدی ہیں۔ خواتین کو شریعت نے جو حقوق دیے ہیں شاید دیگر طبقات کو اتنے حقوق نہیں ملے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی ایک مستقل سورت خواتین کے احکام اور نام کے ساتھ مختص کی گئی یعنی سورۃ النساء (خواتین کی سورت) علاوہ ازیں سورۃ النور، سورۃ الطلاق اور بعض دیگر سورتوں میں بھی خواتین کے حقوق کو اجاگر کیا گیا۔ رحمتِ دوعالم ﷺ کی خواتین کے متعلق تعلیمات بھی دوٹوک، واضح اور لاریب ہیں۔ آپ ﷺ نے صرف زبانی قوانین ہی ارشاد نہیں فرمائے بلکہ عملاً خواتین بالخصوص ازواجِ مطہرات وبنات کے ساتھ حسنِ سلوک کا شاندار مظاہرہ فرما کر اُمت کے لیے راہ متعین فرمائی۔

اِس سے قبل کہ زیرِ نظر بل اور اس کے ممکنہ معاشرتی خرابیوں کا جائزہ لیں، ضروری محسوس ہوتا ہے کہ خواتین کے متعلق اسلام کی تعلیمات کا اجمالی خاکہ پیش کر دیا جائے۔ اس لیے کہ اِس بل کی پنجاب اسمبلی سے منظوری کے بعد حکومتی اور نشریاتی اداروں کی جانب سے مذہب، اہل مذہب یعنی علماء کرام کے خلاف یہ منفی تاثر قائم کیا جارہا ہے کہ یہ طبقہ خواتین کے سلسلہ میں تنگ نظر اور العیاذ باللہ مذہب کی تعلیم اِس سلسلہ میں ناقص ہے۔ ذیل میں سورۃ النساء میں خواتین سے متعلق ذکر کیے گئے قوانین کا اشاریہ ذکر کیا جارہا ہے:

(۱)......خواتین کو مہر کی ادائیگی کی تاکید (النساء:۴)

(۲)......خواتین کے لیے وراثت کی ادائیگی اور اُن کے حصص کی تفصیل (النساء:۱۲،۱۱،۷)

وراثت میں حصص کی تفصیل بلحاظ بیٹی، ماں، بیوی، اور بعض صورتوں میں بہن وغیرہ ایضاً

(۳)......بدکارہ بیوی کی اصلاح کا طریقہ (النساء:۱۶)

(۴)......خواتین پر ظلم وستم سے منع (النساء:۲۰،۱۹)

(۵)......وہ خواتین جن سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں اُن کی فہرست (النساء:۲۳ تا ۲۲)

(۶)......مہر کی کمی بیشی کی صورت (النساء:۲۴)

(۷)......خواتین وحضرات کو مخالف جنس کی آرزو سے ممانعت (النساء:۳۲)

(۸)......مردوں کی درجہ میں خواتین سے فوقیت اوراس کے اسباب (النساء:۳۷)

(۹)......نیک خواتین کون ہیں؟ اوراُن کے اوصاف (النساء:۳۴)

(۱۰)......جھگڑالو بیوی کی اصلاح کا طریقہ کار (النساء:۳۴)

(۱۱)......زوجین میں مصالحت کی ترغیب اور طریق کار (النساء:۳۵)

☆......خواتین کے سلسلہ میں قرآن کریم نے مختلف مقامات پر جو ہدایات ارشاد فرمائیں، اُن کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

(۱۲)......شوہر کی حیثیت کے مطابق بیوی کا نفقہ بذمہ شوہر (البقرہ:۲۳۶)

(۱۳)......اولاد کی پرورش کرنے پر بھی بیوی کا نفقہ بذمہ شوہر (البقرہ:۲۳۳)

(۱۴)......خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک (النساء:۱۹)

(۱۵)......نکاح اور طلاق کی صورت میں ایام عدت میں سکنی (رہائش) بذریعہ شوہر (الطلاق:۶،۲،۱)

(۱۶)......تنازعہ کی صورت میں زوجین کو باہمی صلح (شرعی تقاضوں کے مطابق) سے نہ روکنے کا حکم (البقرہ:۲۳۲)

(۱۷)......بعداز طلاق بھی حسنِ سلوک کی ہدایت (البقرہ:۲۴۱)

☆......خواتین سے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات وغیرہ کا ذخیرہ بھی کافی زیادہ ہے۔ ذیل میں چند احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم ھدیۃً قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہیں:

۱)......صالحہ خاتون بہترین خدائی تحفہ:

یحدث عن عبدالله بن عمرو بن العاص أن رسول الله ﷺ قال: ان الدنیا کلھا متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة. (سنن النسائی:۶/۳۷۷)

﴿دنیا سارا کا سارا مال ہے اور دنیا کا بہترین سامان عورت ہے﴾

۲)......خواتین سے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا پالیسی بیان:

عن سلیمان بن عمروبن الاحوص ......فقال الا واستوصو بالناس خیراً فانما ھن عوان عندکم لیس تملکون منھن شیئاً غیر ذالک الا أن یأتین بفاحشه مبینة فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضرباً غیر مبرح فان أطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا الا أن لکم علیٰ نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فأما حقکم علیٰ نسائکم فلا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یأذن فی بیوتکم من تکرھون ألا وان حقھن علیکم أن تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن.(سنن الترمذی:۵/۲۷۳)

راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ''خبردار میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس لیے کہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور تم اُن پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو۔ البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں تو اُنہیں اپنے بستر سے الگ کر دو اور اُن کی معمولی پٹائی کرو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو اُنہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ جان لو! تمہارا تمہاری بیویوں پر اور اُن کا تم پر حق ہے۔ تمہارا اُن پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر اُن لوگوں کو نہ بٹھائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں بھی داخل نہ ہونے دیں اور اُن کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اُنہیں بہترین کھانا اور بہترین لباس دو۔''

۳)...... بیویوں کے حقوق کا تعین:

عن حکیم بن معاویة القشیری عن ابیه قال: قلت یارسول الله! ما حق زوجة أحدنا علیه؟ قال: ''أن تطعمها وتکسوها اذا اکتسبت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت.''

رواه احمد وابوداود وابن ماجه (مشکوٰة المصابیح: ۲/۲۴۰)

﴿حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اُس کے شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ جب تم کھاؤ تو اُس کو بھی کھلاؤ، جب تم پہنو تو اُس کو بھی پہناؤ اور اُس کے چہرے پر مت مارو نہ اُس کو بُرا کہو اور نہ یہ کہو کہ اللہ تیرا بُرا کرے اور اس سے صرف گھر کے اندر ہی علیحدگی اختیار کرو﴾

۴)......خواتین کے معاملہ میں چشم پوشی کا حکم:

عن ابی هریرہ قال: قال رسول الله ﷺ: ''استوصوا بالنساء خیراً فانهن خلقن من ضلع وان اعوج شی فی الضلع أعلاه فان ذهبت تقیمه کسرته وان ترکته لم یزل أعوج فاستوصوا بالنساء.'' (مشکوٰة المصابیح: ۲/۲۳۵)

﴿حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے حق میں بھلائی کی وصیت کرو، اس لیے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے، جو ٹیڑھی ہے اور سب سے زیادہ ٹیڑھا پن اس پسلی میں ہے جو اُوپر کی ہے۔ لہٰذا اگر تم اُسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اُس کو توڑ دو گے اور اگر پسلی کو اپنے حال پر چھوڑ دو تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی۔ اس لیے عورتوں کے حق میں بھلائی کی وصیت کرو﴾

۵)...... بیویوں میں انصاف نہ کرنے کی سزا:

وعن ابی هریرہ عن النبی ﷺ قال: ''اذا کانت عند الرجل امرأتان فلم یعدل

بینهما جاء یوم القیامه وشقه ساقط.'' (مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۲۳۴)

﴿حضرت ابوھریرہؓ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے نکاح میں دو بیویاں ہوں اور وہ اُن کے درمیان عدل وبرابری نہ کرتا ہو، تو وہ قیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کا آدھا دھڑ ساقط ہوگا﴾

۶)......خواتین پر تشدد کی ممانعت:

وعن عبدالله بن زمعة قال: قال رسول الله ﷺ: "لا یجلد أحدکم امرأته جلد العبد ثم یجامعها فی آخر الیوم" وفی روایة: "یعمد أحدکم فیجلد امرأته جلد العبد فلعله یضاجعها فی آخر یومه." (مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۲۳۶)

﴿حضرت عبداللہ بن زمعہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح نہ مارے اور پھر دن کے آخری حصے میں اُس سے صحبت کرے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے حالانکہ شاید وہ اُسی دن کے آخر حصہ میں اُس سے ہم بستر ہو﴾

۷)......شوہر کی فرماں بردار زوجہ کے لیے بشارتِ جنت:

عن انس قال: قال رسول الله ﷺ: "المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها وأحصنت فرجها وأطاعت بعلها فلتدخل من أی أبواب الجنة شائت." رواه أبو نعیم فی الحلیه (مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۲۳۹)

﴿حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''جب عورت پانچ وقت کی نمازیں پڑھے اور پورے مہینے کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے تو وہ جنت کے جس دوراز ے سے چاہے داخل ہوجائے﴾

۸)......بہترین بیوی کون؟

عن أبی هریره قال قیل لرسول الله ﷺ أی النساء خیر قال التی تسره اذا نظر وتطیعه اذا أمر ولا تخالفه فی نفسها ومالها بما یکره. (سنن النسائی: ۶/۳۷۷)

﴿حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ بہترین عورت کون سی ہے تو فرمایا: ''وہ عورت جب اُس کا خاوند اُس کی طرف دیکھے تو وہ خوش کردے اور جب شوہر اُس کو کوئی حکم کرے تو وہ اُس کو بجالائے اور اپنی ذات اور اپنے مال میں اُس کے خلاف کوئی ایسی بات نہ کرے جس کو وہ پسند نہ کرتا ہو﴾

۹)......آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ کے ساتھ حسنِ معاشرت:

عن عائشه انها كانت مع رسول الله صل الله عليه وسلم فی سفر قالت فسابقته فسبقته علی رجلی فلما حملت اللحم فسابقته فسبقنی قال هذه بتلک السبقته. رواه ابو دود (مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ جو ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھیں، فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت کے ساتھ اپنے پیروں کے ذریعہ دوڑی (یعنی ہم دونوں نے دوڑ میں مقابلہ کیا) اور میں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔ پھر جب میں فربہ ہوگئی تو پھر ہم دونوں کی دوڑ ہوئی اور اس مرتبہ آنحضرت ﷺ مجھ سے آگے نکل گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس مرتبہ میرا آگے نکل جانا پہلی مرتبہ تمہارے آگے نکل جانے کے بدلہ میں ہے۔ (یعنی پہلی مرتبہ تم جیت گئی تھیں اس مرتبہ میں جیت گیا، لہٰذا دونوں برابر رہے)

۱۰)......شوہر کے حقوق:

عن أبی هريره قال: قال رسول الله ﷺ: "اذا دعا الرجل امرأته الی فراشه فأبت غضبان لعنتها الملائكة حتیٰ تصبح." متفق عليه . وفی رواية لهما قال: "والذی نفسی بيده مامن رجل يدعو امرأته الی فراشه فتأبی عليه الا كان الذی فی السماء ساخطا عليها حتیٰ يرضی عنها. (مشكوٰة المصابيح: ۲/۲۳۷)

﴿حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد اپنی عورت کو صحبت کے لیے بلائے اور وہ غصے سے انکار کردے تو ملائکہ اُس پر صبح ہونے تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے، فرمایا: ''قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو کوئی اپنی بیوی کو صحبت کے لیے بلائے اور وہ انکار کردے تو آسمانوں میں رہنے والا (اللہ تعالیٰ) اُس سے ناراض رہتا ہے، یہاں تک کہ شوہر اُس سے راضی ہوجائے﴾

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہو چکا ہے کہ اسلام خواتین کا محافظ اور حقوق دہندہ ہے۔ دینِ فطرت نے نہ صرف حقوق نسواں مرحمت فرمائے بلکہ خواتین کے گھر بسانے کے لیے اپنے پیروکاروں کو تقویٰ، خوفِ خدا، روزِ حشر کی مسئولیت کا احساس بھی دلایا۔

ایک عرصہ سے اسلام دشمن قوتیں نہ صرف اسلام کو بدنام کرنے کی سعی مذموم میں مصروف ہیں بلکہ اسلامی اقدار کے استہزا، اسلامی تہذیب کے خاتمہ اور معاشرہ میں بے راہ روی کے فروغ کے لیے شب وروز ایک کیے ہوئے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ذرائع بلاغ کو بزورِ زَر استعمال کر کے عوامی رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ عالمی طاقتوں کے دباؤ پر حکومتوں سے غیر شرعی، غیر اخلاقی غیر معاشرتی قوانین بھی بنوا رہی ہیں۔

حال ہی میں اس کی ایک مثال سامنے آئی ہے کہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب میں تحفظِ خواتین

2016ء بل منظور کیا گیا۔ باوجود یہ کہ صوبائی اسمبلی سے ایک بڑی تعداد اراکین کی غیر حاضر تھی، موقع کو غنیمت جان کر یہ غیر شرعی بل پاس کروا کر عجلت میں گورنر کے دستخط سے نافذ کر دیا گیا۔ ہر چند کہ اِس بل کا پسِ منظر و پیشِ نظر خواتین سے انسدادِ تشدد بتایا جا رہا ہے۔ حقیقت میں یہ یورپین ثقافت کا عکاس، قانونِ اسلام، آئینِ پاکستان اور معاشرتی اقدار کی دھجیاں بکھیرنے والا قانون ہے۔

بل کا جائزہ:

تحفظ خواتین بل کے منظور کرنے کا سبب حکومتی اور حکومتی ہمنوا حلقوں کی جانب سے یہ بتایا جا رہا ہے کہ خواتین پر تشدد کے انسداد کے لیے یہ قانون منظور کیا گیا۔ چنانچہ ڈائریکٹر محکمہ سماجی بہبود و بیت المال نے کمیٹی کو مسودہ قانون کے اغراض ومقاصد سے یوں آگاہ کیا، انہوں نے کہا:

''عورتوں پر تشدد کے واقعات بڑھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارا موجودہ قانونی نظام خواتین پر مظالم اور تشدد کی بجا طور پر نشاندہی نہیں کرتا۔ چونکہ یہ ضروری ہو گیا ہے کہ خواتین کو تحفظ اور شیلٹر فراہم کرنے اور تشدد زدہ بشمول گھریلو تشدد کی شکار خواتین کی بحالی کے لیے مؤثر نظامِ تحفظ قائم کیا جائے۔ مسودہ قانون کا مقصد خواتین پر تشدد کو روکنا اور خواتین کا تحفظ و بحالی کا نظام قائم کرنا ہے۔ مسودہ قانون خواتین پر ہر قسم کے تشدد کا محاصرہ کرتا ہے بشمول گھریلو تشدد، جذباتی، نفسیاتی اور بدکلامی، معاشی استحصال، سٹاکنگ اور سائبر کرائمز۔ مسودہ قانون یہ تجویز کرتا ہے کہ اگر کسی متاثرہ شخص، باعتبار ایجنٹ یا ڈسٹرکٹ ویمن پروٹیکشن آفیسر کی جانب سے شکایت کی جائے اور عدالت اس بات سے مطمئن ہو کہ تشدد ہو چکا ہے یا واقع ہونے کا امکان ہے تو وہ عبوری حکم پروٹیکشن آرڈر، ریذیڈینس آرڈر اور مانیٹری آرڈر جاری کر سکتی ہے۔ اِن احکامات کی خلاف ورزی پر جرمانہ اور قید کی سزا مقرر ہے۔

یہ پروٹیکشن سسٹم کا قیام بشمول ویمن پروٹیکشن کمیٹی کی تقرری، پروٹیکشن سنٹرز (خواتین مراکز بسلسلہ تحفظ تشدد) اور متاثرہ عورتوں کے تحفظ اور ریلیف فراہم کرنے کے لیے پنجاب بھر میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت شیلٹر ہومز کا اہتمام کرنے کی تصریحات بھی واضح کرتا ہے۔ تشدد سے تحفظ، خواتین مراکز کے قیام کا مقصد خواتین کی سہولت کے لیے ایک چھت تلے متفرق خدمات فراہم کرنا ہے۔ شیلٹر ہومز کی شق بھی اس لیے وضع کی گئی ہے کہ تشدد کی شکار خواتین اور اُن کے زیرِ کفالت بچوں کو بورڈنگ اور لاجنگ کی سہولت فراہم کی جائے۔ اس نے کمیٹی سے گزارش کی کہ مسودہ قانون جیسے اسمبلی میں متعارف کروایا گیا ہے، اسمبلی سے منظور کروانے کی سفارش کی جائے۔ کمیٹی نے آراء سننے اور ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ نیز محکمہ قانون و پارلیمانی امور کا نکتہ نظر لینے اور مختلف نکات پر بحث کے بعد متفقہ طور پر سفارش کرنے کا فیصلہ کیا کہ مسودہ قانون درج ذیل ترامیم کے ساتھ اسمبلی سے منظور کیا جائے۔''

بل کا خلاصہ یہ ہے کہ خواتین پر تشدد کے انسداد کے لیے حکومت کی جانب سے درج ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں:

☆......ایک ٹول فری نمبر مقرر کیا جائے گا۔ اُس نمبر سے کوئی بھی متاثرہ خاتون جسے اپنے اوپر تشدد کا دعویٰ ہے، بغیر کسی خرچ کے فون کر سکے گی۔

☆......ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ ویمن پروٹیکشن کمیٹی قائم کی جائے گی۔ کمیٹی کا سربراہ ہر ضلع کا ڈی۔سی۔او ہوگا اور اُس کے ارکان درج ذیل ہوں گے:

A)......ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (صحت)

B)......ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

C)......نمائندہ ضلعی پولیس آفیسر

D)......ڈسٹرکٹ ویمن پروٹیکشن آفیسر (سیکرٹری)

حکومت ہر ضلع میں سول سوسائٹی اور مخیّر حضرات سے چار غیر سرکاری ممبران نامزد کرے گی۔ یہ کمیٹی ٹول فری نمبر کی بہتری ونگرانی کے لیے نیز شیلٹر ہوم کے قیام، خواتین تنظیموں کے اندراج، خواتین کی قانونی مدد وغیرہ کے لیے اقدامات کرے گی۔

۳)......خاتون پر جسمانی تشدد ہو (مارپٹائی) یا نفسیاتی تشدد، گھریلو تشدد، جذباتی، نفسیاتی، بدکلامی، معاشی استحصال اور سائبر کرائمز کا ارتکاب ہو تو خاتون ٹول فری نمبر سے فون کر کے کمیٹی کو آگاہ کرے گی۔ متاثرہ خاتون خود یا اُس کا وکیل یا ڈسٹرکٹ ویمن پروٹیکشن آفیسر کی جانب سے عدالت کو شکایت کی جائے گی۔

☆......نفسیاتی تشدد سے مراد متاثرہ شخص (خاتون) کی نفسیاتی ابتری جو اُس کی کم اشتہائی، خودکشی کی کوشش اور متاثرہ خاتون کی آزادی، حرکت محدود کرنے سے ثابت شدہ مریضانہ بے چینی جس کی تصدیق کمیٹی کی جانب سے مقرر کردہ ماہر نفسیات کر دے، سب نفسیاتی تشدد میں شامل ہے۔

۴)......شکایت کنندہ خاتون پر مذکورہ بالا کسی بھی طرح کے تشدد کے مرتکب شخص کو عدالت پروٹیکشن آرڈر جاری کرے گی جس کے تحت......

☆......اب یہ شخص خاتون سے کسی قسم کا رابطہ نہیں کر سکے گا۔

☆......خاتون سے دور رہے گا۔

☆......خاتون سے اتنے فاصلہ تک دور رہے گا، جس کا تعین عدالت کرے گی۔ یعنی اُسے شہر بدر یا ضلع بدر تک بھی کیا جا سکے گا۔

☆......سنگین تشدد کی صورت میں جس سے خاتون کی زندگی یا شہرت کو خطرہ ہوا، تو مرد کو کلائی پر جی۔پی۔ایس ٹریکر بریسلٹ (نگرانی کا کڑا) پہنایا جائے گا۔ جس سے اُس شخص کی نگرانی کی جائے گی۔

☆......مدعی علیہ شخص اسلحہ وغیرہ جمع کرا دے، آئندہ کے لیے اسلحہ کا لائسنس حاصل نہیں کر سکے گا وغیرہ۔

۵)......عدالت متاثرہ خاتون کے تحفظ کے لیے ریذیڈنس آڈر بھی جاری کرے گی جس کے تحت......

☆......خاتون گھر سے بے دخل نہ کی جائے گی، اسی گھر میں قیام پذیر رہے گی یا شیلٹر ہوم منتقل کی جائے گی۔

☆......مدعی علیہ متاثرہ خاتون کی جائیداد وغیرہ اُس کے سپرد کرنے کا پابند ہوگا۔

☆......مدعی علیہ یا اُس کے کسی رشتہ دار کو خاتون کی رہائش اور آنے جانے کی جگہ پر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

۶)......علاوہ ازیں عدالت اس مقصد کے لیے مالی آڈر بھی جاری کرے گی جس کے تحت......

☆......مدعی علیہ متاثرہ خاتون کے نان ونفقہ، بچوں کے نان ونفقہ اور متاثرہ خاتون کے طبی، کمائی کے نقصان کی تلافی کرنے کا بھی پابند ہوگا۔

۷)......متاثرہ خواتین کے لیے حکومت مرحلہ وار پروٹیکشن سنٹر اور شیلٹر ہومز تیار کرے گی۔

۸)......افسر برائے تحفظ خواتین کا تقرر کیا جائے گا۔

بل کے تفصیلی مطالعہ کے بعد بل کا خلاصہ اور ضروری اجزاء ذکر کیے گئے ہیں۔ قارئین! مذکورہ بالا بل کے نفاذ کی صورت میں کیا بل کا مقصد پورا ہوگا یا خواتین کے مسائل میں اضافہ ہوگا؟ اِس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔ ہمیں مذکورہ بالا مقصد سے کوئی اختلاف نہیں۔ بلاشبہ خواتین سے تشدد کا خاتمہ اور اُن کے ساتھ ناانصافی کا ازالہ ضروری ہے اور اِس مقصد کے لیے تعزیراتِ پاکستان پہلے سے موجود ہیں۔ اگر قانون کی حکمرانی اور انصاف کے حصول کو یقینی بنالیا جاتا تو شاید اِس بل کو لانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ تاہم بل میں چند چیزیں ناقابلِ قبول اور شریعت، معاشرت، تمدن اور تہذیب سے کسی طرح مطابقت نہیں رکھتیں بلکہ یہ امور فساد، خاندانی تنازعات اور خاندانی نظام کی تباہی کا ذریعہ ہیں۔ ذیل میں اُن کی نشاندہی کی جارہی ہے:

۱)......تعزیرات پاکستان اور شرعی قوانین کی موجودگی میں اراکین اسمبلی کی ایک بڑی تعداد کے موجود نہ ہونے کے باوجود عجلت میں اسے منظور کروالینا باعثِ تعجب ہے۔ شرعی معاملات میں راہنمائی کے لیے آئینی ادارہ ''اسلامی نظریاتی کونسل'' موجود ہے۔ اس بل کی منظوری سے قبل ضروری تھا کہ اِسے شرعی تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیج دیا جاتا۔ صوبہ خیبر پختونخواہ کی اسمبلی نے یہی بل مذکورہ ادارہ کو ارسال کیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی دباؤ میں یہ بل منظور کرکے شریعت، قانون اور تمدن کا مزاق اڑایا گیا۔

۲)......خواتین پر تشدد اسلام میں سخت منع ہے، ہم تشدد سے منہی کی چند نصوص شروع میں ذکر کر چکے ہیں۔ بل میں تشدد کی تعریف اور اِس جرم کی سزا دونوں شرعی لحاظ سے ناقابلِ قبول ہیں۔ تشدد کی تعریف میں جذباتی تشدد، نفسیاتی تشدد، بدکلامی وغیرہ کو شامل کرنا، اِسی طرح ایسا عمل جس سے نفسیاتی ابتری جو اُس کی کم اشتہائی، خودکشی کی کوشش تک پہنچ جائے، محلِ نظر ہے۔

شرعی اور معاشرتی طور پر مرد (باپ، بھائی، شوہر وغیرہ) کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیٹی/ بہن/ بیوی کی تربیت

کے لیے اُسے ڈانٹ ڈپٹ کرے، قابلِ مواخذہ امور پر سرزنش کرے، اُسے نامناسب مقامات پر یا بلاوجہ آنے جانے سے منع کرے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے تو اولاد کو ۱۰ برس کی عمر میں نماز کے ترک پر ایک حد تک مارنے کا بھی حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے:

’’سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اپنے اہلِ خانہ پر اپنی وسعت کے مطابق خرچ کیجیے اور اُن سے اپنا عصا بغرضِ اصلاح نہ ہٹائے اور اُن کو اللہ سے ڈرائے رکھے۔‘‘ (احمد: ۳۳۸/۵ طبرانی)

ظاہر ہے کہ ڈانٹ ڈپٹ اگر جائز امور کے لیے ہو تو شرعی حکم ہے لیکن بل میں اِسے تشدد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ بیوی شوہر کے حکم کی عدولی کرے اور شوہر کے اظہارِ ناراضگی پر تکرار ہو جائے تو یہ بھی بدکلامی ہوئی، اِسے بھی تشدد کے زمرے میں لایا گیا۔ بیٹی، بہن، بیوی کو نامناسب وقت میں یا نامناسب مقام پر آمدورفت سے منع کرنا بھی تشدد قرار دیا گیا ہے۔ شوہر، باپ، بھائی وغیرہ اگر اصلاح کی کوشش کریں، اِس پر خاتون ناجائز طور پر خودکشی کی کوشش کرے یا ظاہر کرے تو اِن سب کو تشدد کے زمرے میں لاکر گویا گھروں میں فساد پھیلایا جارہا ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا شقیں خلافِ شریعت ہیں۔

تشدد کی شکایت پر اقدامات قطع نظر اِس کے کہ شریعت یا انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ قابل غور امر یہ ہے کہ محض شکایت پر سزا اور غیر معاشرتی توہین آمیز سلوک، کیا انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ ابھی تو خاتون کی طرف سے شکایت ہوئی نہ تو عدالتی کارروائی ہوئی نہ شہادتیں سامنے آئیں۔ محض شکایت پر......

☆ ......مرد کو گھر سے نکال دینا یا شہر بدر کرنا۔

☆ ......خاتون سے رابطہ منقطع کرانا خواہ بیٹی، بہن یا بیوی ہی کیوں نہ ہو۔

☆ ...... بریسلٹ پہنا کر اُس کی غیر محسوس انداز میں کڑی نگرانی کرنا حتیٰ کہ قضائے حاجت / غسل وغیرہ کے وقت بھی اُسے یہ کڑا اُتارنے کی اجازت نہ ہو، کیا انصاف ہے؟

اگر خاتون سے محض بدکلامی ہو یا اُس کی شہرت کو نقصان پہنچے تو تشدد اور قابلِ گرفت، اگر مرد کے خلاف شکایت کر کے اُس کو اپنے ہی گھر سے نکال دیا جائے اور کڑے پہنا کر اُس کی تذلیل کی جائے جبکہ کل ثابت ہو کہ شکایت غلط تھی، تو کیا یہ تشدد نہیں؟ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت مرد کی فطری، شرعی فوقیت کو سلب کر کے اُسے خاتون کا غلام اور ملازم بنانے کی سعی میں مصروف ہے، ورنہ ایسا قانون خلافِ فطرت ہے۔

مذکورہ بالا اقدامات سے کیا خواتین کو حقوق مل جائیں گے یا خواتین سرپرستوں اور خیر خواہوں سے محروم ہو کر تنہائی کی زندگی گزاریں گیں؟ کیا مرد ایسے اقدامات پر ایسی تذلیل کا باعث بننے والی خواتین سے کنارہ کش نہیں ہوں گے؟ کیا اِن حالات میں کوئی غیور شخص اسی خاتون کی کفالت کر سکے گا؟ یہ وہ سوالات ہیں، جن پر ٹھنڈے دل سے غور وفکر کرنے

کی ضرورت ہے۔

۳)......ودھین پروٹیکشن کمیٹی میں سول سوسائٹی سے ۴ افراد لینے کا مطلب یہ ہے کہ این۔ جی۔ اوز کو حکومتی اختیار دے کر غیر ملکی ایجنڈے کی تکمیل کی جارہی ہے۔ کیا یہ عیاں نہیں ہو چکا کہ یہ طبقہ غیر ملکی فنڈنگ کے سہارے ملک میں عدمِ استحکام، فرقہ واریت، بے راہ روی، اسلام اور ملک دشمن و دیگر نا قابل معافی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ اب اِس بل کے ذریعے اس طبقہ کو بااختیار بنا کر غیروں کے ایجنڈے کو پورا کیا جارہا ہے۔

۴)...... دارالامان اور شیلٹر ہومز کی تعمیر و آبادکاری سے کیا خواتین بے گھر، بے سہارا ہو کر بے راہ روی اور کسمپرسی کی زندگی نہیں گزاریں گی؟ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ قبل ازیں ہر بڑے شہر میں دارالامان موجود ہیں اور وہاں خواتین قیام بھی کرتی ہیں۔ ان اداروں کی کارگردگی نیز خواتین پر اس ماحول کے اثرات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ دارالامان اور شیلٹر ہومز کا قیام بہر حال اچھا اثر نہیں لائے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا بل پاکستانی ثقافت بالخصوص اسلامی تعلیمات سے قطعی مختلف ہے۔ ایسا قانون اُس معاشرہ میں کارگر ہوسکتا ہے، جہاں مرد و زن کا باہم تعلق رسمی اور معمولی ہو، جہاں میاں بیوی ایک دوسرے سے بیزار، اپنا اپنا روزگار، اپنے اپنے اکاونٹ، اپنا اپنا حلقہ نیز احباب اور دوست رکھتے ہیں۔ جہاں بوائے فرینڈز، گرل فرینڈز کو مسلمہ حیثیت حاصل ہو۔ اسلامی تعلیمات اور پاکستانی ثقافت میں باپ بیٹی، بھائی بہن یا میاں بیوی کا آپس میں تعلق غیر معمولی مستحکم، احترام اور محبت کا ہے۔ یہاں اِس قوم کی توہین آمیز دفعات معاشرہ میں فساد برپا کر دینے کا سبب ہوں گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت اِس بل کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پلیٹ فارم یا جید علماء و مشائخ کی آراء، شرعی اور معاشرتی تقاضوں میں ڈھالے تاکہ حقیقی معنوں میں خواتین کو اُن کے حقوق میسر آسکیں اور بجائے نفع کے اُن کا نقصان نہ ہو۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
28 اپریل 2016ء
جمعرات بعد نمازِ مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی آخری جمعرات کو بعد نمازِ مغرب مجلسِ ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961